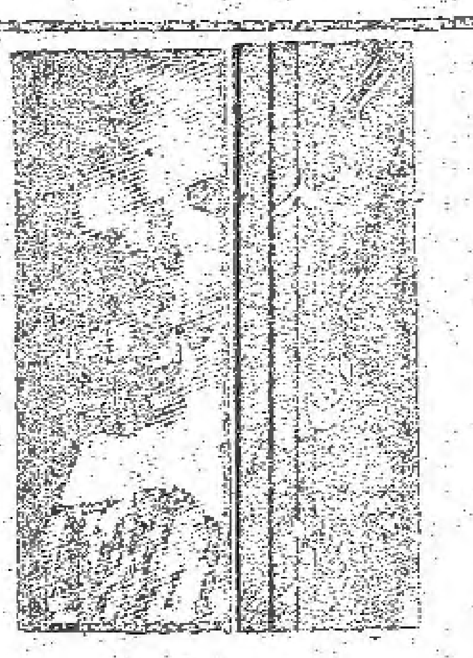
آئندہ شمارے میں

ملاحظہ کیجئے

- ماٹیں نہ مانیں
  سیاحت دانوں کی موت کی خبر سن کر ایک طنزیہ مضمون
- سلطانہ اور ملک التونیہ
  ایک تاریخی کہانی رابعہ مسرور کے قلم سے
- ایک ناکام ٹھیکیدار سے کامیاب باؤلر تک
  سرفراز نواز کی کہانی اور بہت سی دلچسپیاں

شادی کا فیشن نہیں رہا

دارالحکومت سوئٹزرلینڈ میں شادی کا فیشن نہیں رہا جبکہ غیر شادی شدہ جوڑوں کا باہم ساتھ رہنا عام طور پر پسند کیا جانے لگا ہے۔ وفاقی حکومت کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق خواتین کے کام کرنے کی حوصلہ افزائی، مانع حمل ادویات کی ترقی اور شادی شدہ جوڑوں پر ٹیکسوں کے بوجھ کی وجہ سے گزشتہ سال ہر ایک ہزار کی آبادی میں ۵ شادیاں ہوئیں جو دنیا بھر میں شادی کا بہت کم تناسب ہے۔ اس سے کم تناسب صرف سویڈن میں ہے جہاں گزشتہ سال ایک ہزار کی آبادی میں ۴٫۹ شادیاں ہوئیں۔





ٹروڈو کا ۱۱ سالہ راج ختم

جو کلارک کی کنزرویٹو حکومت قائم ہو گی

اوٹاوا (دارالحکومت) کینیڈا کے عام انتخابات میں غیر متوقع...

دنیا کے سب سے زیادہ ... سیاستدان پیر ٹروڈو کو شکست ہو گئی ہے ... جو کلارک کو پیر ٹروڈو کا ۱۱ سالہ دور اقتدار ختم کر کے ملک میں ... حکومت ... کا موقع مل گیا ہے۔



بھارت کی سابق وزیراعظم اندرا گاندھی دہلی میں تقریباً ایک لاکھ عوام کے اجتماع سے خطاب کر رہی ہیں ... ۱۱ سالہ اندرا گاندھی کے خلاف قانونی چارہ جوئی کے خلاف احتجاج کے لئے بلایا گیا تھا۔

لتا منگیشکر کے لئے ایوارڈ کا اعلان

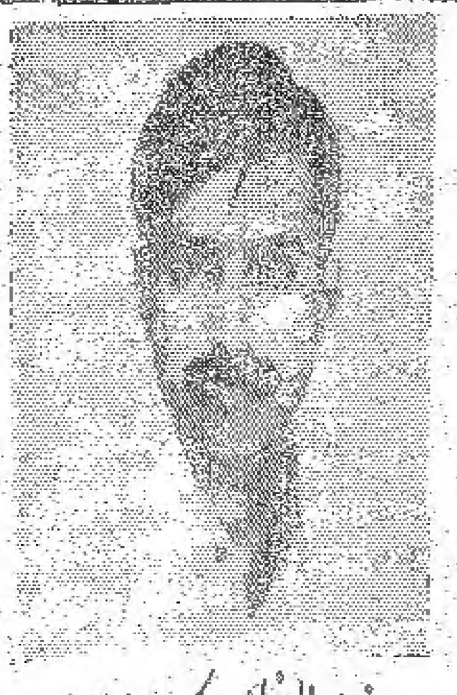
آپ کے شہر میں

کینیڈا میں رہنے والے تارکین وطن کی خبریں، سرگرمیاں، جلسے اور تقاریب

نیشنل کرکٹ کلب کی شاندار کامیابی

ٹیم کے کپتان افضال ظفر نے تباہ کن بولنگ کا مظاہرہ کرتے ہوئے ۹ رنز دیکر ۴ وکٹیں لیں۔ عابد رضوی نے ۳۵ رنز بنائے جن میں ۵ چوکے تھے۔

ٹورانٹو — ۱۹ مئی کو نیشنل کرکٹ کلب نے اپنا پہلا میچ میٹرو پولیس کو ۸ وکٹوں سے ہرا کر جیت لیا۔ ٹاس جیت کر نیشنل کرکٹ کلب کے کپتان افضال ظفر نے میٹرو پولیس کو بیٹنگ کرنے کا موقع دیا۔ اس میچ کی خاص بات افضال ظفر کی جارحانہ بولنگ اور عابد رضوی کی شاندار بیٹنگ تھی۔ عابد رضوی نے مجموعی طور پر ۳۵ رنز بنائے جن میں ۵ چوکے شامل تھے۔



افضال ظفر (کپتان)

افضال ظفر نے تباہ کن بولنگ کا مظاہرہ کرتے ہوئے ۹ رنز دے کر ۴ وکٹیں لیں۔ میٹرو پولیس کی ٹیم صرف ۳۵ رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی۔ جبکہ نیشنل کرکٹ کلب نے ۲ وکٹوں کے بدلے مطلوبہ رنز حاصل کر لئے۔ ثامن جعفری نے مستقل مزاجی کا مظاہرہ کیا اور اس طرح نیشنل کرکٹ کلب نے میٹرو پولیس کو ہرا کر اپنے سیزن کا پہلا میچ جیت لیا۔

ٹیم مندرجہ ذیل کھلاڑیوں پر مشتمل تھی۔

افضال ظفر (کپتان)، عابد رضوی (نائب کپتان)، ظفر بھٹی، پرویز کرمانی، انور خان، عبدالحئی، سلیم مجاہد، سلیم ظفر، حسینی اختر، تقی محمد، ثامن جعفری اور ظفر رضوی۔



خوش قسمت تنویر گیلانی

سب لوگ مدد کیلئے چیخ و پکار کر رہے تھے۔ سید جلال الدین جو دوسرے کنارے پر تھے بچی کو بچانے کیلئے فوراً ہی دریا میں کود پڑے۔ تقی الدین صاحب کو تسلی دیتے رہے کہ جلال الدین اچھے تیراک ہیں، گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ جلال الدین گو کہ پانی کے بہاؤ کی سمت میں ہی تیر رہے تھے لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ تیر نہیں رہے تھے صرف ہاتھ پیر چلا رہے تھے۔ تنویر گیلانی ان سے چند فٹ کے فاصلے پر زندگی اور موت کے درمیان غوطے لگا رہی تھی۔ کنارے پر کھڑے لوگ چیخ چیخ کر جلال الدین

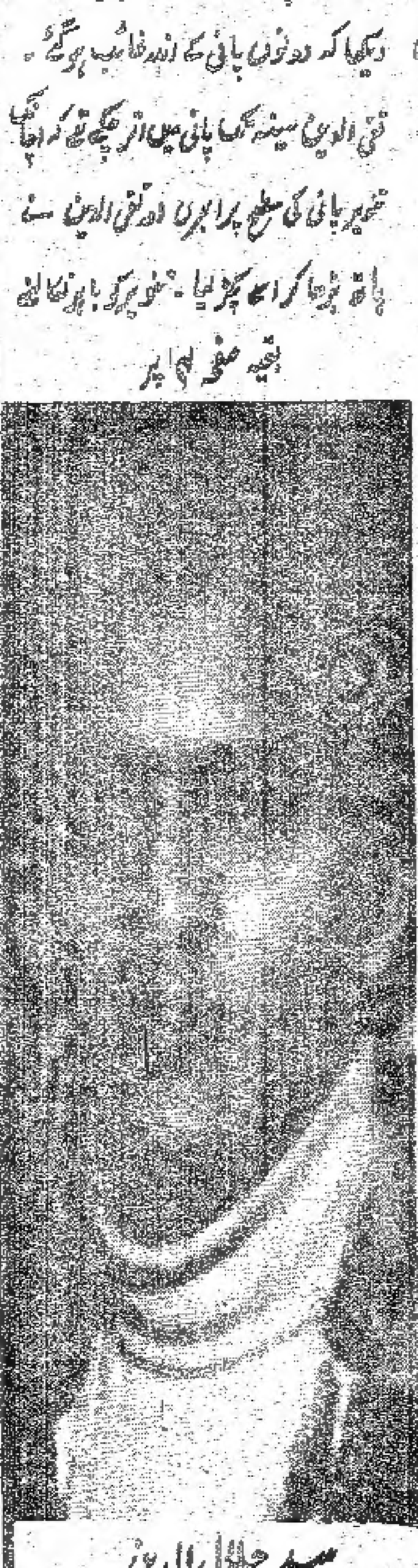
دوست کی بچی کو بچاتے ہوئے جان دے دی

مسی ساگا — سید جلال الدین نے اپنے دوست کی ۵ سالہ بچی تنویر گیلانی کی جان بچاتے ہوئے خود جان دے دی۔

تفصیلات کے مطابق ۲۹ سالہ سید جلال الدین کے برادر نسبتی سید تقی الدین یکم جون بروز ہفتہ مچھلی کا شکار کھیلنے کیلئے ہمراہ جلال دریائے کریڈٹ پر گئے۔ انہوں نے تنویر گیلانی کے والد سید نور الہدیٰ گیلانی کو بھی مچھلی کے شکار کی دعوت دی۔ نور الہدیٰ اگرچہ مچھلی کے شکار کے شوقین نہ تھے لیکن دوستی کا بھرم رکھتے ہوئے سہ پہر کو مقررہ مقام پر آنے کا وعدہ کر لیا۔ سید جلال الدین صبح ہی اپنے برادر نسبتی کے ساتھ شکار کو گئے۔ تقریباً ۴ بجے شام نور الہدیٰ بچوں کو سیر کروا رہے تھے کہ دوستوں کے ہمراہ وعدہ کو نبھانے کی خاطر اپنی کار دریائے کریڈٹ کی طرف موڑ لی۔ دریا کے کنارے سید تقی الدین پہلے ہی وہاں موجود تھے۔ جلال الدین بھی ایک کنارے کھڑے مچھلی کا شکار کر رہے تھے۔ نور الہدیٰ نے بھی آتے ہی مچھلی کے شکار کیلئے ڈور کو پانی میں ڈال دیا۔ وہ دوستوں کے بچے جب آپس میں ملے تو دریا کے کنارے پانی میں ہاتھ ڈال کر اپنی خوشی کا اظہار کر رہے تھے۔ بچے باری باری کنارے پر جاتے پانی کو ہاتھ لگا کر بھاگ آتے۔ اسی طرح سید نور الہدیٰ کی ۵ سالہ بچی تنویر گیلانی بھی پانی کو چھونے کیلئے کنارے پر گئی اور پانی کے اندر غائب ہو گئی۔ پانی کا بہاؤ کافی تیز تھا

کو پکار رہے تھے "دیکھو جلال! تنویر نیچے جا رہی ہے"۔ لیکن جلال الدین کسی کی طرف بھی نہیں دیکھ رہے تھے۔ وہ تیر رہے تھے کبھی آگے کی طرف کبھی پیچھے کی طرف ...... پھر لوگوں نے دیکھا کہ وہ دونوں پانی کے اندر غائب ہو گئے۔ تقی الدین سینہ تک پانی میں اتر چکے تھے کہ اچانک تنویر پانی کی سطح پر ابھری اور تقی الدین نے ہاتھ بڑھا کر اسے پکڑ لیا۔ تنویر کو باہر نکال لیا

بقیہ صفحہ ۱۴ پر



سید جلال الدین

سیاسی قتل

گزشتہ ہفتے جامعہ ٹورانٹو کے میڈیکل سائنس بلڈنگ ہال میں ایک مباحثہ منعقد ہوا جس کا عنوان تھا۔ BHUTTO'S DEATH IS THE DAWN OF JUSTICE AND NOT A POLITICAL MURDER. عنوان کے حق میں بولنے کیلئے صرف ۲ اور عنوان کے



خلاف بولنے والوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ لیکن مباحثے کا توازن برقرار رکھنے کیلئے صرف ۲ مقررین ہی کو اجازت دی گئی۔

مباحثے میں موڈریٹر کے فرائض میکلین ہنٹر کے منیجنگ ایڈیٹر جناب ڈیوڈ نارمن نے انجام دئے۔ مباحثے کے اختتام پر عنوان کے حق میں ۲ ووٹ اور عنوان کے خلاف ۸۰ ووٹ ملے۔ اس طرح یہ قرارداد عنوان کے خلاف اور سیاسی قتل کے حق میں مکمل اکثریت رائے کے ساتھ پاس ہو گئی۔

مباحثہ جو صرف انگریزی زبان میں تھا، انتہائی خوشگوار ماحول میں اختتام پذیر ہوا۔

گجرات اسپورٹس کی کامیابی

ٹورانٹو — ۲۷ مئی کو گجرات اسپورٹس کلب کا مقابلہ نیشنل کرکٹ کلب سے ہوا۔ انتہائی سنسنی خیز رہا۔ بارش کی وجہ سے میچ کافی تاخیر سے شروع ہوا۔ گجرات اسپورٹس نے بیٹنگ کرکے کھیل کا آغاز کیا۔ کھیل شروع ہوتے ہی نیشنل کرکٹ کلب کے کپتان افضال ظفر کی تباہ کن فاسٹ بولنگ نے گجرات ٹیم کے چھ کھلاڑیوں کو ۸ رنز کے عوض آؤٹ کر دیا۔ گجرات اسپورٹس نے ۵۰ رنز بنائے۔ توقع تھی کہ گجرات اسپورٹس یہ میچ ہار جائے گی مگر نیشنل کرکٹ کلب کی تمام ٹیم صرف ۳۶ رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی۔

FORTNIGHTLY

THE MESSENGER

7 DELANO PLACE No. 10
SCARBOROUGH, MIN 1M5
ONTARIO, CANADA
PHONE (416) 267-8005

پبلشر و ایڈیٹر: سہیل اختر
معاون: حسینی اختر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بلوچستان کے بارے میں غلط پروپیگنڈہ

متحدہ پاکستان پارٹی کے کنوینر میر عبدالباقی بلوچ نے ہفت روزہ اخبار جہاں کو انٹرویو دیتے ہوئے بلوچستان کے ان بعض لیڈروں پر سخت تنقید کی ہے جو ملکی اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے درپے ہیں اور اس غرض کے لئے وہ یہ پروپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں کہ پاکستان نے بلوچستان کے عوام کو کچھ نہیں دیا۔ باقی بلوچ نے ایسے اس پروپیگنڈے کی سخت مذمت کرتے ہوئے کہا بلوچستان کی کل آمدنی چالیس کروڑ روپے سالانہ سے بھی کم ہے جبکہ وفاقی حکومت اس پر ڈیڑھ ارب روپے سالانہ خرچ کرتی ہے۔ انہوں نے بلوچستان کی ترقی کیلئے [illegible] اقدامات کا بھی ذکر کیا۔ یہ حقیقت ہے کہ بعض لوگ بلوچستان کے بارے میں تصویر کا صرف ایک رخ پیش کرتے ہیں [illegible]

پاکستان کو ایٹمی ٹیکنالوجی سے محروم نہیں کیا جاسکتا

تخفیف اسلحہ کے معاملے کو عالمی بنیادوں پر طے کیا جائے: اقوام متحدہ میں پاکستانی سفیر کی تقریر

ایٹمی ہتھیاروں کے خاتمے کیساتھ بڑی طاقتوں کے روایتی اسلحہ میں بھی کمی کی جائے

مہلک ہتھیاروں کے پھیلاؤ پر پاکستان کا سنگین اظہار تشویش

[illegible]

ایک پاکستانی سعودی عرب کی ساحلی جھیل میں ڈوب کر جاں بحق ہوگیا

[illegible]

عائشہ بی بی

[illegible]

ان کی عمر ۸۰ سال تھی ... مرحوم ... کے شوہر مولوی رحمت اللہ کالا وری نے بھی ۴۰ سال قبل ۸۰ سال کی عمر میں وفات پائی تھی۔

بقیہ ادبیہ

سے داخل ہوکر انہیں دنیوی اقتدار کا قرب حاصل ہوا ہو۔ جس نے خواہ جمہوریت کا خون کریں یا اسلامی روایات کا گلا گھونٹیں ... ان کی بلا سے انہیں تو اقتدار میں شرکت چاہئیے۔ اور اپنے اس مقصد کی تکمیل کیلئے انہوں نے کیا کیا پاپڑ بیلے ہیں۔ کس کس طرح قرآن حکیم کی آیات کا حلیہ بگاڑا ہے کچھ الشوریٰ ہی بھی سمجھ سکتا ہے۔

باقی آئندہ

بقیہ سید جلال الدین

کے بعد جب کو جلال الدین کی فکر تھی کنارے پر موجود کسی کو بھی تیرنا نہیں آتا تھا۔ عینی شاہد کے جلال الدین کا کہیں پتہ نہ تھا البتہ سطح آب پر چھوٹی چھوٹی بلبلیاں ابھر رہی تھیں اور غوطہ لگانے میں مصروف تھیں۔ یہ بھی اتفاق تھا کہ اس وقت وہاں ان لوگوں کے علاوہ کوئی اور موجود نہ تھا۔ اتفاقاً ادھر سے پولیس کا گزر ہوا۔ دیکھتے فوراً مددگار آگئے۔ جلال پیچھے تھے۔ کنارے کنارے مددگار لکڑی کی مدد سے تلاش میں مصروف تھے اور فوراً ہی انہوں نے جسم کی نشاندہی کردی۔ جلال الدین چند فٹ کے فاصلہ پر ٹھیک اسی جگہ پانی کے اندر تھے جہاں سے تقریباً مچھلی کو نکالا گیا تھا۔

جلال الدین یہاں کمپنی میں ڈرافٹسمین کی حیثیت سے کام کرتے تھے۔ کچھ عرصہ بعد پاکستان جانا چاہتے تھے۔ گزشتہ سال وہ پاکستان گئے تھے۔ وہاں انکی شادی ہوئی چار پانچ ماہ رہنے کے بعد وہ یہاں واپس آگئے چونکہ والدین بہت ضعیف ہیں اس لئے بقیہ زندگی پاکستان میں رہ کر والدین کی خدمت کرنا چاہتے تھے۔ مرحوم کے چھوٹے بھائی جو پاکستان میں تھے، پانچ ماہ قبل ٹریفک کے حادثہ میں جاں بحق ہوگئے تھے۔ مرحوم کو ۱۳ جون بروز بدھ بوقت ۳ بجے سہ پہر پارک قبرستان میں سپرد خاک کردیا گیا۔





ابراھیم جلیس مرحوم کی
ایک
یادگار تحریر

۱۸ سال — ۴ جنرل — ایک منسٹر





****

پاکستان میں اقتدار سنبھالنے کے لیے جنرل سکندر مرزا اور جنرل محمد ایوب خان نے جو تاریخی زمانہ چنا اس کی تاریخ ہے ۷ اکتوبر ۱۹۵۸ء … [illegible]

پرانے زمانے میں جب کہ دنیا کے ہر ملک پر بادشاہ وقت حکومت کرتے تھے اور … [illegible]

… [illegible]

اس کے بعد جنرل محمد ایوب خان نے تن تنہا گیارہ سال تک … حکومت کی اور جنرل محمد ایوب خان … اپنے آپ کو فیلڈ مارشل کے عہدے پر ترقی دی … جنرل آغا محمد یحییٰ خان … [illegible]

ہر شیار ہر وقت خبردار ، اپنے ہم پیشہ … چنانچہ انہوں نے جنرل ایوب خان کو تخت سے ہٹانے کے لیے اپنے قریب ترین جنرلوں یعنی جنرل گل حسن، جنرل پیرزادہ، جنرل حمید، جنرل عمر … [illegible]

… [illegible]

سے ایک نے ملک پاکستان کی سرحدیں کھینچی تھیں مگر ۶ ستمبر کی وہ صبح ہے ۲۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کے دن تک پورے … پاکستان کی سرحد کا لکیر … خالص سرخ لہو سے … اور قیامت کے دن تک کے لیے اٹوٹ بنا دیا۔ … اس کے سرفروش فوجی جوانوں، راجہ عزیز بھٹی، میجر ضیاء الدین عباسی اور میجر طفیل جیسے کڑیل جوانوں کے … سرخ لہو … حاکم کا یہ فرمان ہے کہ

"جس ملک کی سرحد کی لکیریں اس کے جوانوں کے لہو سے کھینچی جاتی ہیں اس ملک کی سرحدوں کو صفحہ ارض سے کوئی طاقت مٹا نہیں سکتی۔"

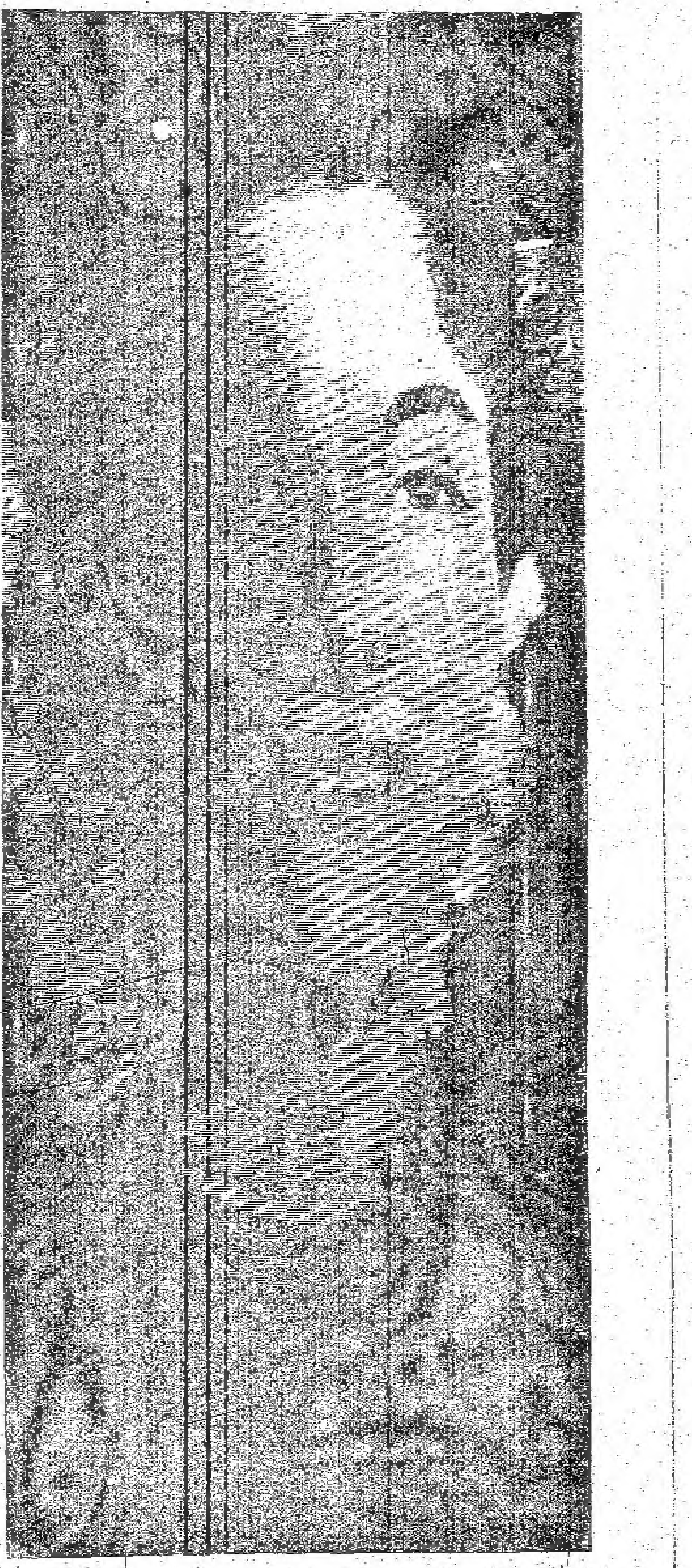
… [illegible]

پیغامبر، پڑھیئے اور تنقید کیجئے، ہم نقاد کی قدر کرتے ہیں، آپ کی تنقید ہماری کامیابی ہے۔

بین الاقوامی ایوارڈ حاصل کرنے والی پہلی ہندوستانی اداکارہ

میں نے سنیل دت سے محبت اور شادی کی کبھی تردید نہیں کی

نرگس سے کچھ سوال و جواب



میں نے ۱۳ سال کی عمر میں پہلی مرتبہ اداکاری کی

نرگس کی شکل دے دی۔

سوال: کیا آپ نے صرف انہیں فلموں میں کام کرکے ہندوستانی انڈسٹری کی خاتون اول کا مقام حاصل کیا؟

نرگس: نہیں، نہیں، جناب۔ میرا الفاظ کے ذکر کرنے کا مقصد یہ نہیں تھا۔ جناب اندر کرتے بیٹھے، میلہ، فرمستار، عدالت اور لاجونتی میں بھی اداکاری کی ہے۔ بلکہ یوں کہئے کہ ۱۹۴۳ کی شروعات ... جیسی فلموں سے ... اور ... کی طرح کی فلمیں ہیں، جنہوں نے مجھے عروج بخشا۔

سوال: سنا ہے آپ کو غیر فلمی سماجی کام کرنے کا بھی شوق ہے؟

نرگس: آپ کا اشارہ میری سماجی سرگرمیوں کی طرف ہے۔ لیکن وہ میں صرف اور صرف اپنا فرض سمجھ کر کرتی ہوں۔ مثال کے طور پر اگر ملک کے کسی خطے میں کوئی ہنگامی صورت حال پیدا ہو اور میں امدادی کام کی مہم میں حصہ لوں تو یہ میرا فرض ہے اور مجھے ایسا کرنا چاہیئے۔

سوال: سنا ہے آپ نے اس فلم کے دوران دت صاحب کی بہت مدد کی؟

نرگس: چونکہ اس فلم میں صرف ایک ہی اداکار نے کام کیا تھا اور وہ دت صاحب تھے۔ لہٰذا میرا حصہ ایسا کوئی خاص بھی نہیں کیونکہ مجھے تو اداکاری نہیں کرنی تھی۔ وہ بہر حال پس پردہ ... رہے۔

سوال: دت صاحب نے اس فلم کو بنانے کا اعلان کرتے وقت صحافیوں کے جواب میں کہا تھا کہ میری اس فلم میں صرف ایک اداکار ہوگا اور کوئی بھی نہیں، اور یہ کہ اس فلم کو بناتے وقت میرے ذہن میں وہی کچھ ہے جو ... کے ذہن میں اس وقت تھا جب ... باکس آفس پر ... کی طرح پٹ گئی ہے؟

نرگس: درست فرمایا آپ نے، فلم میں تجربہ کرتے وقت یہ سب کچھ برداشت کرنا پڑتا ہے لیکن فلم اگر باکس آفس پر پٹ بھی گئی تو کیا ہوا۔ ... نے ... کو ... انعام یافتہ فلموں کی صف میں ایک نمایاں مقام پر جگہ دی۔

سوال: سنیل دت سے آپ نے ...

کام کیا لیکن محبوب کی انداز، اور خواجہ احمد عباس کی انہونی کے علاوہ کوئی بھی کامیاب فلم نہیں کہی جا سکتی جب کہ دلیپ کمار کے ساتھ آپ نے جن سات فلموں میں کام کیا وہ سب کی سب آپ کی کامیاب ترین فلمیں تھیں، کیا وجہ ہے؟

نرگس: میں کیا کہہ سکتی ہوں آپ اپنے سوال میں خود ہی تسلیم کر چکے ہیں کہ ... فلموں میں ... شریک کی حیثیت سے اداکاری میں نے کی جب کہ اداکار ...

سوال: سنا ہے آپ کی غم و زندگی میں کچھ ایسے بھی تجربے ہوئے ہیں؟

نرگس: معلوم ہوتا ہے ... زندگی ختم ہو چکا ہے، لہٰذا اب اٹھتے ہیں، چلتے چلتے ایک بات بتا دوں کہ انسانی زندگی غم اور خوشیوں کا مجموعہ ہوتی ہے۔ ویسے بھی اب میں بہت مطمئن اور خوش ہوں۔

رنگین فلموں کے لئے خام مال کا نیا کوٹہ مقرر کر دیا گیا

فلم سازوں کی طرف سے نئے فیصلے پر تشویش کا اظہار

[illegible]

بقیہ بھارتی جرنیل

[illegible]

[illegible]

آپس میں مل جل کر رہیئے اور ہندوپاک کمیونیٹی کو مضبوط بنائیے۔



اداکارہ فردوس اپنے فن سے انصاف کریں گی

اداکارہ فردوس فلمی صنعت سے کنارہ کشی ہو چکی تھیں دوبارہ فلمی صنعت میں دلچسپی لے رہی ہیں۔ [illegible] انہوں نے پھر سے فلموں میں کام کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایک رپورٹر سے [illegible] انہوں نے بتایا کہ شادی کے بعد [illegible] کی صورت میں وہ فلم نگری سے اتنی دور ہو گئی تھیں کہ اپنے فن سے انصاف کرنا ان کے لئے ممکن نہیں رہا تھا۔ لہٰذا وہ فلمی صنعت کو خیرباد کہنے پر مجبور ہو گئیں اور اب چونکہ وہ دوبارہ لاہور پہنچ گئی ہیں۔ انہوں نے پھر سے فلموں میں کام کر کے اپنے فن سے انصاف کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اداکارہ نے اس بات پر اظہار مسرت کیا ہے کہ ایک سال تک [illegible] کے باوجود فلمی صنعت نے ان کا [illegible] کیا ہے [illegible] کے فیصلہ کو سراہتے ہوئے کئی [illegible] فلموں میں کاسٹ بھی کر لیا ہے جو اب جیسٹ کی نیت [illegible]

فلمی مقابلہ نمبر ۲

پہلا انعام :- تمام جوابات صحیح ہونے پر

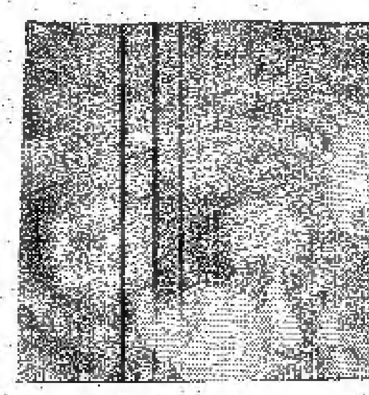
فلم کی ایک ٹکٹ، دلی اسپیشل فوڈ پر کھانے کی دعوت اور سورتی پان کی جانب سے میٹھا پان

دوسرا انعام :- ایک غلطی پر

دلی اسپیشل فوڈ پر رات کے کھانے کی دعوت اور سورتی پان کی جانب سے اپنی پسند کا پان

تیسرا انعام :- دو غلطی پر

مدراس ایکسپریس کیفے پر مسالہ ڈوسا کی دعوت اور سورتی پان کی جانب سے میٹھا پان



سوالات :

۱ :- اوپر کی تصاویر کو غور سے دیکھئے، اب ذرا بتائیے تو ان فلمی ہیروز کے نام کیا ہیں؟

۲ :- برصغیر کی پہلی رنگین فلم کا نام بتائیے۔

۳ :- دنیا کی سب سے طویل فلم کا نام بتائیے اور یہ بھی بتائیے کہ یہ کس ملک میں بنائی گئی؟

۴ :- دنیا کی اس فلم کا نام بتائیے جسے سب سے زیادہ یعنی گیارہ اکیڈمی ایوارڈ ملے۔

۵ :- اپالو - ۱۱ کے خلا بازوں نے چاند پر کون سا گیت گایا تھا؟

۶ :- "انسان اور فرشتہ میں اس نے مینا کماری کی یاد تازہ کر دی" بتائیے یہ جملہ کس اداکارہ کے لئے کہا گیا ہے ـــ

مقابلہ میں شریک ہونے کا طریقہ

۱- ایک سادہ کاغذ پر نمبر شمار کے ساتھ سوالوں کے جوابات لکھئے۔

۲- اپنے حل صرف بذریعہ ڈاک بھیجئے۔ دستی یا فون پر جوابات وصول نہیں کئے جائیں گے۔

۳- حل کے ساتھ آپ کا پورا نام، مکمل پتہ اور فون نمبر درج ہونا لازمی ہے۔

۴- آپ اپنے حل اس طرح روانہ کریں کہ ہمیں ۱۶ جولائی ۱۹۷۹ء تک مل جائے۔

۵- صحیح جواب کا اعلان ۱۹ جولائی کے شمارہ میں ملاحظہ فرمائیے۔

مبارک باد

اقرو انٹینی اور صدائے پاکستان کے خالق جناب ایوب قریشی کو بیٹے کی ولادت پر ہم دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

ادارہ پیام







لاہور — اداکارہ شبنم ان دنوں انڈونیشی زبان سیکھ رہی ہیں۔ شبنم اس زبان کی تعلیم پاکستان اور انڈونیشیا کے اشتراک سے بننے والی فلم "بندش" کی شوٹنگ میں حصہ لینے کے لئے انڈونیشیا جانے کے پیش نظر حاصل کر رہی ہیں۔ وہ آئندہ ماہ شوٹنگ کے لئے جکارتہ جا رہی ہیں۔ اے ایم اسٹوڈیو میں "بندش" کے افتتاحی گانے کی ریکارڈنگ کے موقع پر شبنم سے ملاقات ہوئی تو وہ "EASY CONVESATION" نامی کتاب کے مطالعہ میں مصروف تھیں اس کتاب میں انگریزی کے ذریعہ انڈونیشی زبان بیان کی گئی ہے۔

شبنم نے بتایا میرے علاوہ "بندش" کے یونٹ کے دوسرے افراد جن میں ہدایت کار نذرالاسلام، ندیم بھی شامل ہیں اس کتاب کے ذریعہ انڈونیشی زبان سیکھ رہے ہیں۔ شبنم نے بتایا "بندش" چونکہ اردو کے علاوہ انڈونیشی زبان میں بھی بن رہی ہے۔ اس لئے ہمارے لئے یہ بہت ضروری ہو گیا ہے کہ ہم اس زبان کے "تلفظ اور بول چال" کے انداز سے شناسائی حاصل کر لیں۔

ہدایت کار نذرالاسلام نے بتایا کہ "بندش" میں انڈونیشی زبان میں گانے بھی ہوں گے۔ یہ گانے [illegible] اور [illegible] گائیں گے۔ "بندش" کے افتتاحی گانے کے مہمان خصوصی فلم پروڈیوسر [illegible] [illegible] تھے۔ یہ گانا [illegible] کی آوازوں میں ریکارڈ کیا گیا۔ نغمہ نگار تسلیم فاضلی نے لکھے اس گانے کی دھن موسیقار [illegible] نے موزوں کی۔

راولپنڈی (خصوصی رپورٹ) بھارت کی [illegible] اداکارہ ریکھا [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بچے میں ضبطِ نفس کے جذبے کو فروغ دیں

پر بھروسہ کرنے ... کی صلاحیت پیدا ہو سکے۔

[illegible]

جو بچے ... ضد پر ... کہ بات بات پر ... بچے کو ... ہر بات ...

[illegible]

بچے کے ہیجانات

[illegible]

بچے کا وقت بے وقت چیخ چیخ کر رونا

[illegible]

بچے کا طیش میں آ کر بپھرنا

[illegible]

اسلام میں عورت کا مقام

از ——— راحیلہ مسعود (ٹورنٹو)

ظہور اسلام سے پہلے عرب کی اقوام نے عورت کو اس کا حقیقی مقام نہ دیا تھا۔ دور جاہلیت میں عورت کے ساتھ ناروا سلوک کیا جاتا۔ اکثر قبائل میں لڑکیوں کو منحوس سمجھتے ہوئے پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کر دیا جاتا۔ عورت کے ساتھ لونڈیوں کا سا سلوک کیا جاتا۔ انہیں وراثت میں حصہ نہیں دیا جاتا تھا غرض کہ ان کے حقوق کو بری طرح سے پامال کیا جاتا رہا لیکن اسلام کی روشنی پھیلتے ہی عورت کو اس کا حقیقی مقام مل گیا۔ سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ نے عورت کے حقوق کا تعین کیا۔ اسلام میں چار شادیوں کی اجازت ہے لیکن اس کے ساتھ ہی عورتوں کے حقوق کے تحفظ کیلئے یہ شرط بھی عائد ہے کہ اگر تم سب کے حقوق پورے نہ کر سکو یا یکساں سلوک نہ کر سکو تو ایک ہی عورت کافی ہے۔ حق مہر کی ادائیگی پر بھی زور دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ جو مال باپ اور رشتہ دار چھوڑ کر مریں اس میں مردوں کا بھی حصہ ہے اور عورتوں کا بھی۔ یہ حصے اللہ تعالیٰ نے مقرر کئے ہوتے ہیں۔ یہ اس طرح ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کا حصہ کے برابر ہے اسی طرح خاوند کی وفات کے بعد اس کی جائیداد کا آٹھواں حصہ عورت کا ہے۔

طلوع اسلام نے عرب کی وحشی اقوام کو راہ راست پر لانے کا کام کیا۔ عورت کے جائز حقوق کا تحفظ ہوا۔ عورت جو کہ کئی روپ رکھتی ہے ماں، بہن، بیٹی، بیوی اور اس کا ہر روپ قدرت کا ایک عطیہ ہے۔ اسلام نے ان ہی باتوں کا احساس دلایا۔ ماں کے روپ میں کس طرح تکلیف اٹھا کر بچے کی تخلیق کرتی ہے پھر اپنی راتوں کی نیند حرام کر کے اس کے آرام و سکون کا خیال رکھتی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ماں کے قدموں کو جنت سے تعبیر کیا ہے۔ بہن کے روپ میں دل و جان سے بھائیوں کی عزت و ناموس کی حفاظت کرتی ہے ان کیلئے دعائیں مانگتی ہے۔ کبھی فاطمہ بنت عبداللہ بن کر زخمی بھائیوں کو پانی پلاتی ہے۔ تو کبھی میدان جنگ میں اپنے بھائیوں کے شانہ بشانہ لڑ کر ان کی ہمت بڑھاتی ہے اور بیٹی کے روپ میں ماں باپ کی اطاعت اور خدمت کو اپنا شعار سمجھتی ہے اور پھر جب بیوی کا روپ دھارتی ہے تو اپنے شفیق ماں باپ جن کی جدائی ایک پل بھی گوارہ نہیں کر سکتی تھی ان کو چھوڑ کر خاوند کی دنیا میں آتی ہے اور دل و جان سے ایک اچھی بیوی ثابت ہونے کی کوشش کرتی ہے۔

آج کے دور میں تو احساس ہوتا ہے کہ عورت کا وہ مقام و مرتبہ جو اسے اسلام نے بخشا تھا اس سے محروم ہوتی جا رہی ہے چراغ خانہ بننے کی بجائے شمع محفل بننا زیادہ مقبول ہو رہا ہے۔ اگرچہ پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہیں آج بھی ہمیں اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلنے والی عورتیں ملتی ہیں لیکن بیشتر زیادہ تر بے راہ روی کا شکار ہو رہی ہیں۔ مرد کی برابری کا نعرہ بلند کرنے والی عورتیں اپنے اصل مقام کو بھلا رہی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ حقوق حاصل کرنے کی جدوجہد میں ان حقوق کو بھی پامال کر رہی ہیں جو انہیں اسلام نے دئے۔ گھر کی چار دیواری سے نکل کر اگرچہ عورتیں بہت مفید کام انجام دے رہی ہیں۔ ڈاکٹر، انجینئر، نرسیں غرضیکہ فیکٹری ورکرز کے طور پر بھی مرد کے شانہ بشانہ چل رہی ہیں لیکن یہ اس صورت میں بہتر ثابت ہو سکتا ہے جبکہ باہر کے فرائض کے ساتھ ساتھ اپنے گھریلو فرائض سے انحراف نہ کرے۔ بچوں کی پرورش میں صحیح کردار ادا کرے کیونکہ آج کے بچے کل کی قوم ہونگے۔ شوہر کے حقوق کی حفاظت بھی عورت کا اولین فرض ہے۔ لیکن دیکھا جاتا ہے کہ ان تمام فرائض کو پورا کرنا بہت مشکل ہے چند باہمت خواتین ہی ایسا کر رہی ہونگی ورنہ بچوں، شوہر اور گھر سے لاپرواہی موجودہ عورتوں کے فرائض میں شامل ہو گئی ہیں۔ شاید اسی لئے اللہ تعالیٰ نے عورتوں اور مردوں کیلئے کام تقسیم فرمائے تھے۔ مرد کے ذمہ باہر کے کام، روزی کا حصول اور عورت کیلئے گھریلو ذمہ داریاں اور بچوں کی پرورش وغیرہ۔

ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے حالات کا جائزہ لیں اور ان حقوق کو جو اسلام کی رو سے ملے ہیں ان کا صحیح استعمال کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمیں بنت حوا کہلانے پر فخر محسوس نہ ہو۔

پان ہے تو جہان ہے پیارے

جنرل ضیاء الحق نے پریس کانفرنس میں پان چھالیہ کے بارے میں بتایا کہ اس کی درآمد پر چودہ کروڑ روپے سالانہ خرچ ہوتا ہے۔ گویا ہماری قوم دس کروڑ روپے صرف تھوکنے میں خرچ کر ڈالتی ہے۔ اور پھر زمین کو الزام دیتے ہیں کہ تھوک دیتی ہے۔

جنرل صاحب نے چائے کے بارے میں بتایا کہ اس پر ہمارا ایک ارب روپے سے زیادہ سالانہ خرچ ہوتا ہے۔ اور پھر یہ کہا کہ اگر ہم ہفتے میں کوئی دن ایک پان اور ایک چائے کی پیالی کی کمی کر دیں تو اس سے خاصی بچت ہو گی۔

جنرل صاحب نے چینی کے بارے میں بتایا کہ چینی لوگ چائے پیتے ہیں۔ (چینی ان کی بجائے ازالۂ) لیکن وہ چائے میں چینی نہیں ڈالتے۔ چینی کی کثیر مقدار دوسرے ملکوں کو درآمد کرتے ہیں۔ اے صاحب بھلا چینی اپنی چائے میں چینی کیوں ڈالیں۔ وہ تو خود چینی ہیں اور ہم لوگ ان کے مقابلے میں دیہاتی ہیں۔

جہاں تک پان چھالیہ کا تعلق ہے تو ہمیں یقین ہے کہ بہت سے لوگ جنرل صاحب کے کہنے پر عمل کریں گے۔ ایک پان کی کمی کر دیں گے اور اسی طرح ایک چائے کی پیالی کم پئیں گے۔

کل ایک دوست نے بتایا کہ جنرل صاحب کی تقریر سننے کے بعد انہوں نے بھی ایک پیالی چائے کی اور کتھا چونا پان کھانا چھوڑ دیا۔

ہم نے پوچھا۔ تو پھر کیا کیا؟

کہنے لگے۔ جنرل صاحب کی بات سمجھ میں آ گئی پھر بھی خوشی میں پان اور چائے کی پیالیوں کی تعداد کا اندازہ نہ ہو سکا۔ آخر خوشی اور غمی میں ایسا ہو جاتا ہے۔

پان کا صرف ایک ہی فائدہ ہے کہ آدمی جب تک اپنے گلے میں پان کا بیڑا رکھتا ہے بیہودہ گوئی اور فضول باتوں سے بچا رہتا ہے۔ ہمارے ایک دوست ضرورت سے زیادہ باتونی تھے اور ان کی زبان قینچی کی طرح چلتی رہتی تھی۔ ہمیں عرض حال کرنے کا موقع ہی نہیں ملتا تھا۔ سو ہم جب بھی ان سے ملتے بہت سی گلوریاں اپنے ساتھ لے جاتے اور جب ہم ان کی باتوں سے تنگ آ جاتے تو فوراً گلوری پر گلوری ان کے منہ میں ڈال کر خاموش کر دیتے اور عرض حال کرتے رہتے۔

بعض لوگ اس کثرت سے پان کھاتے ہیں کہ ان کے منہ سے لال رال کا دھواں سا اٹھتا ہے اور انہیں دیکھ کر کبھی کبھار شیطان کا تصور آتا ہے۔

بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو بات بات میں تکرار کرتے ہیں تو ان کا منہ الٹی طرف ہوتا ہے۔ یہ اعتبار اس سے کہتے ہیں کہ ترتیب کے لوگوں پر پان کی پچکاریاں پڑتی ہیں اس سے یہ ہوتا ہے کہ وہ اسی چھڑکاؤ کا لطف اٹھاتے ہیں اور اسی ضرب المثل کو ہم نے اپنی طرف سے کچھ یوں کیا ہے کہ اصل کا حق دار نہیں بنتا ہے۔

مشکل یہ ہے کہ کچھ حضرات ایسے بھی ہیں جن کی شخصیت پان کے بغیر مکمل نہیں۔ مثلاً اپنے نوابی بیان کو لیجئے۔ بلکہ پان ہی تو ان کی آن بان ہے کھلتے بھی ہیں اور کھلاتے بھی ہیں۔

جنرل صاحب کا ہم اور قوالزادہ صاحب کا شکریہ کہ ایک تو ذیلی انجمن پر عمل سے شکر ادا کرتے ہیں یہ بات جنرل صاحب نے صحیح فرمائی ہے کہ صرف زبانی زور بیانات سے کام نہیں چلتا ہے۔ اگر ہم اپنے دوران رہائی متعلقین رنگین تقریبات اور مشغولیات کو کم کر دیں تو یقیناً ہمارا بہتر مستقبل ہے۔ البتہ رنگینیات کی یادگار سلسلہ کے طور پر ہمارے مشغولیات میں بھی پان کا سلسلہ جاری رہے گا۔

بات یہ ہے کہ ہم لوگ لمبا اور فلسفیانہ قسم کا پان پسند ہیں۔ اپنے منہ کا لعاب حرام کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے پان چھالیہ اور تمباکو کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ اور یہ لعاب جب ادھر ادھر منہ میں آ جاتا ہے تو مقبول دیکھتے ہیں۔ زیادہ تر پیر ولی دیواروں پر تھوک کر نکلتے ہیں۔ ریل کا ڈبہ اور بس کا سفر ہو تو تھوکتے ہیں۔ البتہ کچھ دیر کے لئے پان کھانا نہیں چھوڑ سکتے۔ اور اگر کچھ دیر پیو تو ان کی بیویاں بھی نہیں تھکتیں کہ اب ان پر تھوکنے کی پابندی بھی لگ جاتی ہے۔

پان چھالیہ کے بارے میں البتہ یہ بتانا ہے کہ اس سے کینسر ہو جاتا ہے۔ کینسر سے جان بھی تو جاتی ہے۔ تو جانے والی چیز تو جاتی ہے۔ بھلا اتنی بھی روک ٹوک کیا۔ جان جاتی ہے تو جائے لیکن منہ سے پان نہ جائے کیونکہ پان ہے تو جہان ہے پیارے۔

طویل مضامین بھیجنے سے گریز کیجئے۔ مختصر مضامین جلد شائع کئے جاتے ہیں۔ ادارہ

حفیظ جالندھری لندن میں

لندن — اردو کے ممتاز شاعر حفیظ جالندھری سینٹر کو لندن پہنچ گئے۔ حفیظ صاحب پی آئی اے کے ہاں مقیم ہیں۔ ان کا یہاں دو ماہ قیام رہے گا۔

کوچ!

انشا جی تم کوچ کر گئے بن گئی غزل بہانہ کیا

ہوش کی باتیں جو کرتا ہو ایسا بھی دیوانہ کیا

تم شہری کے شہری بھائی اور صحرائی کے صحرائی

چاپ کو ترسے سایا ڈھونڈے بستی کیا ویرانہ کیا

باسی تم سب کی آنکھوں کے مٹی کے نیچے جا سوئے

بھیگی پلکیں پلکیں نکلے اپنا کیا بیگانہ کیا

خوش معانی بھی ہیں سوگی اور قلم بھی بن باپ جوگی

روتوں کو اے ہنسانے والے ہنستوں کو یہ رلانا کیا

سیاحی کا شوق تمہارا لے کے نہیں کر ڈالیں سدھارا

آنا نہیں کوئی بھی جہاں، ہو گئے وہیں روانہ کیا

جب کوئی پردہ گرتا ہے سب ہنستے ہیں وہ روتا ہے

اس نا فانی دنیا میں آنا کیسا اور جانا کیا

انشا پیارا شخص مظفر چپکے سے لے گئی موت ستمگر

جیتی جاگتی ایک حقیقت ہو گئی آج فسانہ کیا

مظفر وارثی

قرآن خوانی

سید جلال الدین مرحوم کی روح کو ایصال ثواب پہنچانے کیلئے بروز ہفتہ بتاریخ ۹ جون بعد نماز ظہر کو انٹیرین مسجد مسی ساگا میں قرآن خوانی کا انتظام کیا گیا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ قرآن خوانی میں شریک ہو کر ثواب دارین حاصل کریں۔

مزید معلومات کیلئے نور الہدیٰ گیلانی سے فون نمبر 279-9870 پر رابطہ قائم کیجئے۔

گل پر چھلک رہے ہیں شبنم کے اشک کیوں

شاید بھری بہار کو ہم یاد آ گئے

ساغر لیا جو ہاتھ میں آنسو چھلک پڑے

مجھ کو تمہارے قول و قسم یاد آ گئے

آئے نبھانے فرض تھے تیری بارگاہ میں

مسجد میں سر جھکا تو صنم یاد آ گئے

عاصی ہنسی ہنسی میں آنسو نکل پڑے

بیٹھے بٹھائے کون سے غم یاد آ گئے

اقوال زریں

جس دل میں قوت برداشت ہو

وہ کبھی شکست نہیں کھاتا

(لقمان)

زبانِ خلق

یہ صفحہ قارئین کے ... سے مرتب ہوتا ہے

بھٹو اور اسکے کارنامے

مرسلہ :- زاہد اقبال خان نوراٹو

بھٹو دورِ حکومتِ آمریت کا ایک بیباک اور تاریک دور تھا جس میں عوام کی آواز کو دبا دیا گیا ... جبر و تشدد کا سامنا کرنا پڑا ... میں سیاسی و دینی قائدین نے نعرہ حق بلند کرنے کا فرض ادا کیا اور آمرِ وقت کے ہر جبر و تشدد اور ظلم و ستم کا بے خوف مقابلہ کیا ... مارچ کو جب عام انتخابات میں حکومت نے جبر و تشدد کے بل بوتے پر دھاندلیوں کا مظاہرہ کرتے ہوئے عوام کے فیصلے کو تبدیل کر لیا تو عوام کا پیمانہ صبر

ی ... قومی اتحاد کے مرکزی قائدین اور ہزاروں کارکنوں کو گرفتار کیا گیا۔ کراچی، حیدر آباد، نواب شاہ، ملتان، لاہور، فیصل آباد اور دیگر شہروں میں بیگناہ شہریوں پر ظلم و ستم ڈھائے گئے لیکن عوام کی تحریک "عوامی حکومت" (پیپلز پارٹی) کے خلاف بڑھتی گئی۔

... مارچ کو خواتین بھی گھروں سے باہر آگئیں اور لاہور میں بیگم مودودی اور بیگم اصغر خان کی قیادت میں ایک عظیم الشان جلوس نکالا لیکن ... مارچ کا دن بھٹو آمریت کے ظلم و تشدد کی سیاہ یادگار بن گیا اسی دن لاہور میں قیادت ... کونسل قومی اتحاد کے اعلان کے تحت ... بعد نماز ظہر

... لوگوں کی ایک لمبی قطار بن گئی اور یہ حضرات کلمہ طیبہ اور درود شریف کا ورد کرنے لگے۔ جلوس کو ترتیب دینے سے پہلے ہی بھٹو حکومت کی سکیورٹی فورس نے مسجد اور اردگرد کے علاقے کو گھیرے میں لے لیا۔ لٹھ بردار پولیس اور آنسو گیس کے گولوں سے مسلح فوج بھی موجود تھی۔ انتظامیہ نے جلوس کو موجودہ راستے سے جانے کی اجازت نہ دیتے ہوئے قائدین کو گرفتار کر کے نامعلوم مقام پر بھیج دیا۔ ہر چند کہ قائدین نے حکام کو یقین دلایا کہ شرکاء جلوس کی طرف سے کسی قسم کی غیر قانونی کارروائی نہیں ہوگی لیکن بھٹو انتظامیہ نے اپنے وقار کا مسئلہ بنا لیا۔ اسی بحث میں عصر کا وقت ہو گیا، عصر کی اذان ہوئی اور مولانا احمد علی قصوری کی ہدایات پر عصر کا مجمع صفوں کی تیاری میں مصروف تھے کہ پیپلز پارٹی

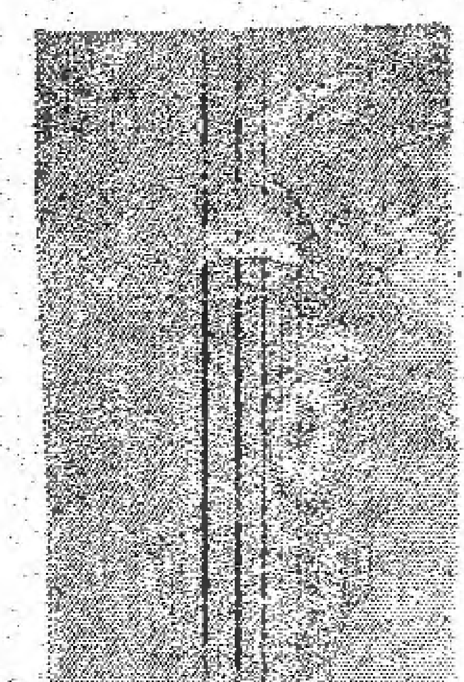


ایک عام پیٹ ... ستم مار کی بات

زبردست یہ ہے کہ آنسو گیس کی گولیوں کی شدت سے مسجد ..... پھر ابوالحسن نعمان علوی زخمی ہو کر ... کے حوض کی تمام مچھلیاں مرگئیں۔ یعنی کہ انسانوں کے ساتھ بے زبان جانوروں کو بھی ظلم کا نشانہ بنایا گیا۔ بھٹو شاہی کو یہ ہرگز منظور نہ تھا کہ اس ملک میں اسلام کا بول بالا ہو۔ وہ تو سوشلزم کے ذریعے اور اس کو نافذ کر کے قوم کو مذہب اسلام سے برگشتہ کر کے اپنا الوہیت ظاہر کرنا چاہتے تھے۔ ان کا یہ ... کے درمیان نماز عصر ادا کی۔ وقت وفا ان کے ساتھ ہزاروں محب وطن کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ تاریخ نے دیکھا کہ وہ آمر جس کے پاس پولیس، ایف ایس ایف ... اور حکومت کی تمام طاقت تھی، عوام کی طاقت کے سامنے نہ ٹھہر سکا۔ ... نے نظام الہی کے نفاذ اور جمہوریت کی بحالی کیلئے قربانیاں دیکر آمریت کے گندے باب کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ختم کر دیا۔ ... ہو کر ... اور پھر ......

آگیا عین لڑائی میں اگر وقت نماز

مسلم مسجد لاہور کے سائے تلے مینار بننے والے لہو کی کہانی



لبریز ہو گیا چنانچہ قوم نے آمریت کے بت کو پاش پاش کرنے کا قطعی فیصلہ کر لیا۔ پاکستان قومی اتحاد نے صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کا بائیکاٹ کر کے حکومت کے سامنے چار مطالبات پیش کیے اور اعلان کیا کہ اگر ان پر عملدرآمد نہ کیا گیا تو اتحاد ۱۴ مارچ سے ملک گیر تحریک کا آغاز کرے گی۔ ... مارچ بروز جمعہ قومی اتحاد کی اپیل پر ملک بھر میں مکمل ہڑتال ہوئی، تمام کاروبار معطل رہے۔ ۱۳ مارچ کو قومی اتحاد کی جانب سے ۱۴ مارچ سے ملک گیر احتجاجی تحریک شروع کرنے کا اعلان کیا گیا اور پھر امن احتجاجی مظاہروں کا آغاز ہوا۔ مذکورہ تحریک پاکستان کی تاریخ میں تحریک نظام مصطفیٰ کے نام سے ہمیشہ یاد رکھی جائے گی۔ ... آمر حکومت نے ... عوام کی آواز کو خاموش کرنے کی ناکام کوشش

کہ چند غنڈوں نے مسجد کے صحن میں ... شروع کی سکیورٹی فورس بھی حرکت میں آگئی اور اس نے بے تحاشا نمازیوں کو مارنا شروع کر دیا۔ لوگ بھاگ کر مسجد کے صحن میں جمع ہو گئے۔ پولیس نے بیشمار آنسو گیس کے گولے برسائے اور لٹھ بردار ... کام کیا جس کی بنا پر اس واقعہ کو تاریخ میں محفوظ کرنا پڑا اور اسی دن سے بھٹو کی تباہی شروع ہوئی۔ ... مسجد کے اندر ... کا دروازہ ... امام مولانا ... کو گھسیٹ کر باہر لایا گیا اور ان پر لاٹھیاں برسائی گئیں۔ شاید یہ سلوک کبھی جانوروں پر بھی نہ کیا ہو۔ کیا یہ لوگ انسان تھے؟

ایک پولیس ... مسلم مسجد ... آزادی ... نماز پر ... قومی اتحاد ... لاٹھیوں سے ... دور ... تمام لوگ ... زندگی کی کشمکش میں مبتلا ہے ...



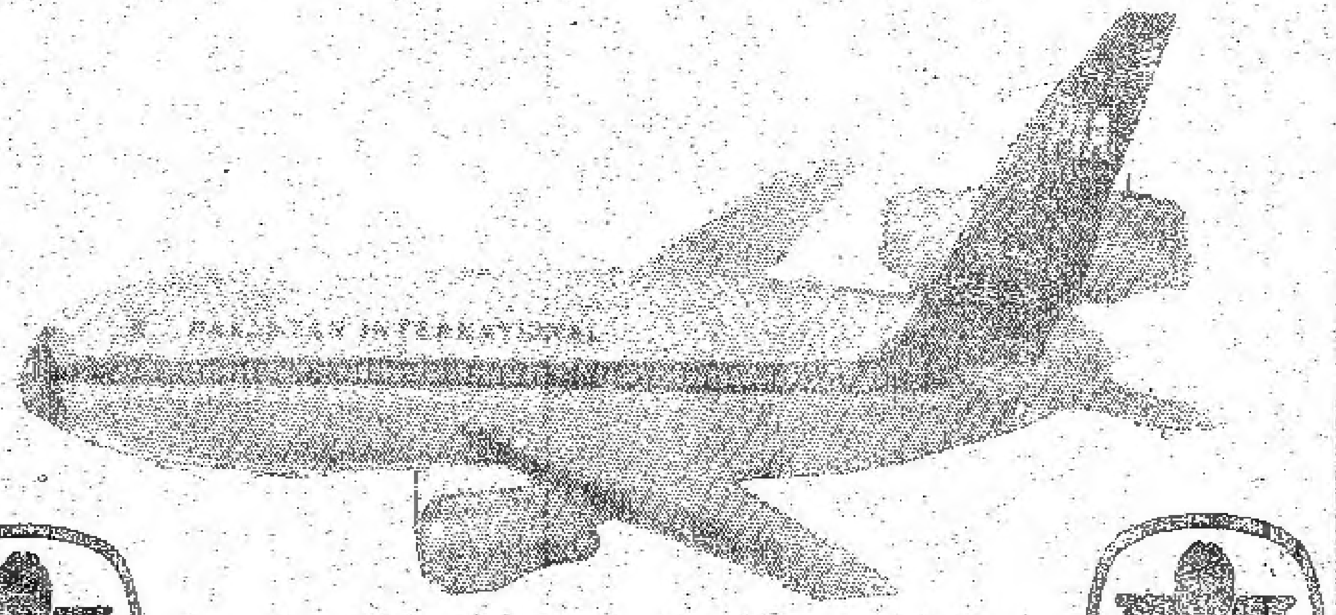
تاریخ اور منبر کے کہانی تصویر کی زبانی

شاہ احمد نورانی اور اصغر خان کے علاوہ کسی کی آواز سنائی ہی دیتی۔

جنرل ضیا ملک کے آئین میں فوج کی اجارہ داری چاہتے ہیں۔ مخالف کے میدان میں صرف اصغر خان نظر آتے ہیں۔ باقی سب لیڈران خاموش بیٹھے ہیں۔ اور ایسے میں خاموشی کو زخم جانے اور ہاؤ لگا کر دخ سے تعبیر کرتے ہیں۔ اب یہ لیڈران کیسے اور کس منہ سے کہیں کہ جنرل ضیا بے ایمان ہیں اور اپنی فوج مسلط کر کے جمہوریت کا گلہ گھونٹ رہے ہیں۔ یہ نام نہاد سنجیدہ کو تسلیم کریں یا نہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ آج یہ اپنے حجروں میں بیٹھ کر شہید بھٹو کو یاد کر کر کے رو رہے ہونگے کہ کاش! آج مرد مجاہد زندہ ہوتا کو ایک فوجی ڈکٹیٹر کو یوں جمہوریت کا خون نہ کرنے دیتا۔ جماعت اسلامی کا کردار پوری پاکستانی قوم کے سامنے ہے۔ جیسے کہ پوری پاکستانی قوم کو معلوم ہے کہ جب پاکستان بن رہا تھا تو حضرت مولانا مودودی کانگریس کی گود میں بیٹھ کر نظریہ پاکستان کی مخالفت کیا کرتے تھے۔ بانی پاکستان حضرت قائد اعظم کی پاکستان بنانے کے الزام میں مولانا موصوف نے کافر اعظم تک کہا ہے۔ اور جب پاکستان بن گیا اور کانگریس نے انہیں اپنے اصلی دانت دکھائے تو انہیں احساس ہوا کہ ہندوستان میں کوئی گھٹیا سیاست دان ہندوستانی قوم کو اسلام کے نام پر بے وقوف بنا کر لیڈر نہیں بن سکتا۔ البتہ جس قوم نے اسلام کے نام پر پاکستان بنایا ہے۔ اسے اسلام کے نام پر بے وقوف بنایا جا سکتا ہے۔

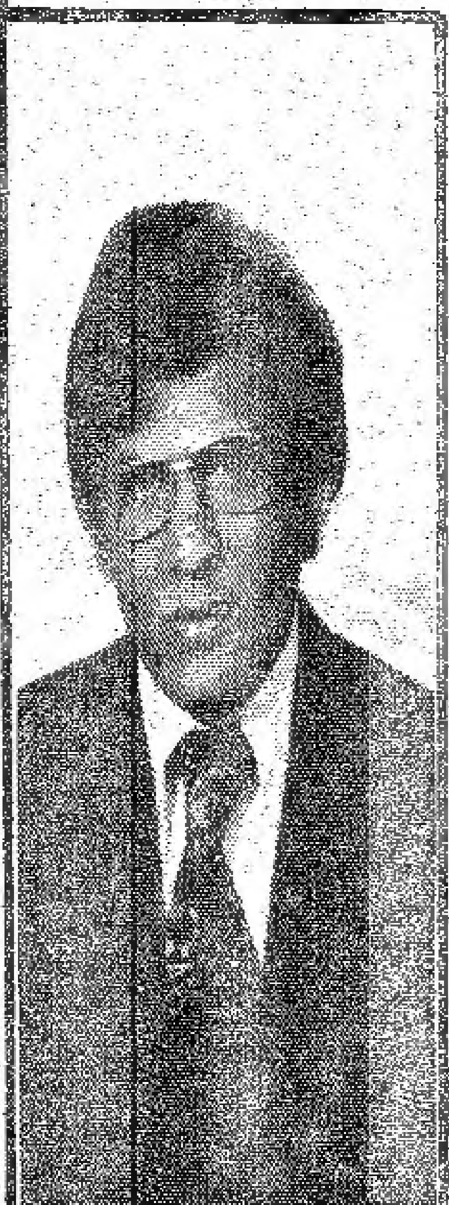
پاکستانی قوم نے اپنی سی دلعن کی قربانیاں دے کر پاکستان بنایا تھا۔ اور ان کو قریب پاکستان سے محبت کا پیمانہ حضرت قائد اعظم سے والہانہ محبت اور پاکستان کیلئے دی گئی قربانیوں کا شمار تھا اور مولانا موصوف ان دونوں نعمتوں سے محروم تھے۔ مولانا نے قوم کو رام کرنے کیلئے اسلام کو بے دریغ استعمال کیا۔ ساری قوم جانتی ہے کہ ان کا دین سیاسی مصلحتوں کا تابع ہے۔ ۱۹۶۵ء کے الیکشن کی تیاری کے دوران مادر ملت محترمہ فاطمہ جناح کو اپنے راستے سے ہٹانے کیلئے موصوف نے فتویٰ صادر فرمایا کہ اسلام میں عورت کی رہنمائی جائز نہیں۔ پھر قوم نے اسی عالم دین کو ایوب خان کے مقابلے میں محترمہ فاطمہ جناح کا ساتھ دیتے دیکھا۔ شاید موصوف مذہبی علمائے دین نہیں رہے اور نہ ہی سیاست دانوں میں اور اب زندگی میں پہلی بار جمہوری دور...

بقیہ صفحہ ۴ پر



بقیہ آئینہ

جنہوں نے اپنے ایک طاقت ور سیاسی حریف کی رائے شماری کے بیلٹ نام پر شکست دینے کے بجائے اپنے راستے سے ہٹانے کیلئے اسلام کی آڑ میں بیہودہ ڈرامہ کھیلا ہے۔ ان لیڈران کی سیاسی بصیرت کا یہ عالم ہے کہ جنرل ضیا جیسے ذہن انسان نے انہیں سیاسی میدان میں وہ شکست دی ہے کہ اب گوشہ نشینی اختیار کئے اپنے زخم چاٹ رہے ہیں۔ جن میں ولی خان سرفہرست ہیں۔ جنرل ضیا نے بھٹو شہید کے حق میں بیان دینے والے دنیا کے عظیم سیاست دان ہیں۔ ان نام نہاد لیڈران کو IN DIRECTLY دھمکی دی کہ اگر تم لوگوں نے میرا ساتھ نہ دیا تو میں تمہارا بابا جان مجھ کو چھوڑ بھی سکتا ہوں۔ بس پھر کیا تھا... سانپ کے سامنے بین بجانے والے مداری کی طرح مارشل لا اور مرد مومن جنرل ضیا کی تعریف میں انہوں نے ایسی بین بجائی کہ اب جنرل ضیا کی سیاسی دھماچوکڑیوں کے جواب میں



بقیہ: قلم

قبول کر لی اور قلم چوہدری ظہور الٰہی کو دے دیا۔ انہوں نے یہ قلم ایک مقامی بینک کے لاکر میں محفوظ کر دیا ہے۔ چوہدری ظہور الٰہی کے ایک بے تکلف دوست نے ان سے پوچھا کہ انہیں صدر کے قلم سے کیا دلچسپی ہے تو انہوں نے کہا کہ یہ قلم تاریخ کا ایک حصہ بن چکا ہے چونکہ یہ قلم اب میرے پاس ہے اس لئے میں بھی تاریخ کا ایک حصہ بن گیا ہوں۔

کتاب

بری فوج کے بھی بریگیڈیئر ریٹائرڈ جان فریکر کی کتاب میں کہا گیا ہے کہ ستمبر ۶۵ء کی جنگ سے پہلے اگست میں پاکستان نے مجاہدین کو خفیہ طور پر بھیج کر بھارت کے مقبوضہ کشمیر کو آزاد کرانے کی بڑی کارروائی کی تھی۔ مجاہدین کو مقبوضہ کشمیر بھیجنے کا منصوبہ اس زمانے کے وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو کی ان یقین دہانیوں پر مبنی تھا کہ کشمیر میں چھاپہ مار جنگ شروع ہونے والی صورت حال قابو سے باہر ہوگی تک محدود رہے گی اور اس کی وجہ سے پاکستان اور بھارت کے درمیان عام جنگ نہیں ہوگی۔ کتاب میں کہا گیا ہے کہ تاہم ایئر مارشل نور خان کو پورا یقین تھا کہ اس کے نتیجہ میں بھارت بین الاقوامی سرحد پار کرے گا۔ ایئر مارشل کا یقین کی بدولت انہوں نے فوری جنگ کے لئے پاکستان فضائیہ کو منصوبوں پر نظر ثانی کی۔ کتاب میں بتایا گیا ہے کہ ۹ اگست سے ۱۲ ستمبر تک کشمیر میں جو آٹھ ہزار مجاہدین بھیجے گئے ان میں سے پانچ ہزار دو سو ۹۱ مجاہدین جاں بحق ہوئے۔ اس تعداد کے مقابلے میں ۶۵ء کی پوری جنگ کے دوران ہلاک ہونے والے پاکستانیوں کی تعداد ایک ہزار چھ سو ۴۹ تھی۔ کتاب میں انکشاف کیا گیا ہے کہ پاکستان نے آزاد کشمیر میں بھارتی فوج کی پیش قدمی کو روکنے کے لئے یکم ستمبر کو جوابی کارروائی آپریشن گرینڈ سلیم کے نام سے شروع کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس کارروائی کے آغاز سے فوراً بعد ۳۱ اگست کو ایئر مارشل نور خان نے صدر ایوب خان کو تجویز پیش کی تھی کہ اس کارروائی سے پہلے پاکستان فضائیہ کو پاکستان کی سرحدوں کے قریب بھارتی ہوائی اڈوں کو تباہ کرنے کی اجازت دی جائے لیکن صدر ایوب خان نے یہ تجویز سیاسی وجوہ پر مسترد کر دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فوجی پہل بھارت کے ہاتھوں میں چلی گئی۔ کتاب میں ۶۵ء میں اس وقت جب امریکہ نے پاکستان اور بھارت پر فوجی اسلحہ کی سپلائی پر پابندی عائد کر دی تھی، پاکستان کی طرف سے کشمیر میں مجاہدین بھیجنے کے فیصلے کی دانشمندی پر شبہ ظاہر کیا گیا ہے اور یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ اس وقت تک ایوب خان کی حکومت عام امن کے زمانے کے انداز سے کام کر رہی تھی۔ اور جب فوج کے پاس ٹینک اور توپ کا گولہ بارود ختم ہونے لگا تو پوری طرح سے جنگ کی صورت حال کے مطابق کارروائی شروع کی گئی۔ اس وقت ایئر مارشل نور خان نے کہا پیش کی کہ فضائیہ کے سابق سربراہ اصغر خان کو مزید گولہ بارود حاصل کرنے کیلئے ایران اور چین بھیجا جائے۔ چنانچہ اس کے بعد ترکی اور ایران سے کچھ بذریعہ طیارہ پاکستان پہنچے اور باقی اسلحہ بعد میں ریل کے ذریعہ پہنچا۔ کتاب میں کہا گیا ہے کہ پاکستان فضائیہ نے ایئر مارشل نور خان کی اعلیٰ قیادت میں جنگ شروع ہونے سے ۳۶ گھنٹے کے اندر اندر بھارتی فضائیہ پر سبقت حاصل کر لی تھی اور ۶۵ء کی جنگ میں پاکستان نے کتاب میں تفصیل سے بتایا گیا ہے کہ کس طرح پاکستان فضائیہ کے ونگ کمانڈر محمود عالم نے سرگودھا پر ایک منٹ کے اندر اندر بھارت کے تین ہنٹر طیاروں کو مار گرایا۔ کتاب میں سرینگر، پٹھانکوٹ، ہلواڑہ، آدم پور اور امرتسر پر پاکستان فضائیہ کے حملوں کی بھی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔ کتاب میں بھارت کے ہوائی اڈوں کو تباہ کرنے کے لئے چھاتہ بردار کمانڈوز کی بری طرح سے ناکام کارروائی کا بھی ذکر کیا گیا ہے جس میں چالیس کمانڈوز جان بحق ہوئے اور صرف دس پاکستان واپس پہنچ سکے۔ جان فریکر کی کتاب میں بتایا گیا ہے کہ ۶۵ء کی جنگ میں پاکستان کے صرف ۱۹ طیارے تباہ ہوئے جن میں سے سات فضائی لڑائی کے دوران تباہ ہوئے۔ بھارت نے ۶۵ء کی جنگ کے فوراً بعد اعتراف کیا تھا کہ اس کے ۳۵ طیارے تباہ ہوئے لیکن پاکستان فضائیہ کے تجزیے کے مطابق بھارت کے تباہ ہونے والے طیاروں کی تعداد ۱۱۰ تھی۔

FORTNIGHTLY
MESSENGER
7 DELANO PLACE No. 10
SCARBOROUGH M1N 1M2
ONTARIO, CANADA
PHONE (416) 267-[illegible]
EDITOR & PUBLISHER : SOHAIL AKHTAR
VOL. 2 | JUNE 7, 1979 | NO. 7

ترکی اور فرانس کے ملے جلے طرزِ حکومت کے نفاذ پر غور

ہم ایٹم بم نہیں بنائیں گے ۔ تین جنگوں کے باوجود مسئلہ کشمیر حل طلب ہے

بھٹو کی دست بُرد سے فوج کا ادارہ محفوظ رہا

رحم کی اپیل منظور کر لی جاتی تو بری مثال قائم ہو جاتی : جنرل ضیاء

[illegible]

سعودی عرب نے اسلامی ممالک کی تجویز منظور کر لی

[illegible]

عورت صنفِ نازک نہیں ہے

[illegible]

مسعود محمود کی ملازمت ختم کر دی گئی

[illegible]

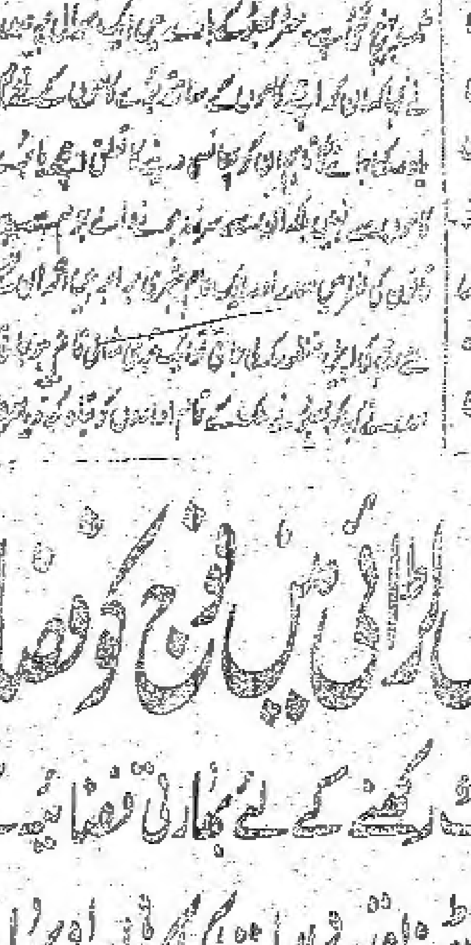
اصغر خان نے رن کچھ کی لڑائی میں فوج کو فضائی تحفظ نہیں دیا تھا

فضائیہ کو لڑائی سے الگ رکھنے کے لیے بھارتی فضائیہ کے سربراہ سے سمجھوتہ کر لیا تھا

کشمیر میں مجاہدین بھیجتے وقت بھٹو نے یقین دلایا تھا کہ پاکستان اور بھارت میں جنگ نہیں ہو گی

۸ ہزار مجاہدین میں سے ۵ ہزار سے زیادہ جاں بحق ہوئے

[illegible]



مشتاق محمد دو سال لیورپول میں کرکٹ کھیلیں گے

[illegible]

پاسپورٹ چار دن میں جاری کیے جائیں گے

[illegible]

حج اسی اکتوبر کو متوقع ہے

[illegible]